جلد ۲۹ | ۲۹ شہادت ۱۳۲۰ ہش | یکم ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۲۹ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۵

جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک اور سوال

کیا کسی مسلمان پر رُوحانی موت وارد ہو سکتی ہے؟

باوجود اس کے کہ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی ایک فیصلہ کُن تحریروں کی طرف جناب مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلا کر ہم گزارش کر چکے ہیں۔ کہ ان کے مطالب پر غور فرمائیں۔ اور اپنے مسلک کی اصلاح کریں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ آج کل وُہ مسئلہ جنازہ کے متعلق اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں کہ جب غیر احمدیوں کا جنازہ جائز ثابت ہو جائے گا۔ تو لازماً وُہ مسلمان سمجھے جائیں گے۔ اور جب وُہ مسلمان قرار پا جائیں گے۔ تو مسئلہ کفر و اسلام میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ غلط ثابت ہو جائے گا۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ طریق عمل بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوؤں کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ کسی غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں۔ اور صرف احمدی کا جنازہ جائز ہے۔

پس جناب مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں پر غور کرنا چاہیئے۔ جن میں آپ نے اپنے منکرین کا ذکر فرمایا ہے۔ اور جن میں سے چند ایک ہم گزشتہ پرچوں میں پیش کر چکے ہیں۔ اور ایک درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:-

"پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالےٰ نے اپنے خاص وحی اور الہام سے قائم کی۔ مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اُس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے وقت مجھے فرمایا۔ کہ زمین میں جو طوفانِ ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت یہ کشتی طیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہو گا۔ وُہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا۔ اس کے لئے موت درپیش ہے"!

جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس سے تو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ تحریر حرف بحرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے

ادھر جناب مولوی صاحب کا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر ایک تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں گویا اس سے سرمو تجاوز کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ ایسی صورت میں ہم ان سے یہ گزارش کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ ازراہِ مہربانی وضاحت فرمائیں۔ کہ اس تحریر میں جس موت کا ذکر ہے۔ کیا وُہ جسمانی موت ہے۔ یا روحانی۔ یعنی کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کا یہ مطلب ہے کہ جو آپ کی طیار کردہ کشتی میں سوار نہ ہو گا۔ وُہ جسمانی طور پر مر جائے گا۔ اور جو سوار ہو گا۔ وُہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اگر یہ نہیں۔ کیونکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے۔ جسمانی لحاظ سے تو احمدی بھی فوت ہوتے ہیں۔ تو لامحالہ اس سے مُراد روحانی موت ہے۔ اور اس تحریر کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیار کردہ کشتی میں سوار نہیں ہو گا۔ یعنی آپ کی جماعت میں داخل نہ ہو گا۔ وُہ روحانی موت مر جائیگا۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جو انسان رُوحانی موت مر جائے۔ اس کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ کہ وُہ مسلمان ہے کہاں تک سچا و درست ہے۔ اگر مولوی صاحب روحانی موت مرنے والوں کو بھی مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ تو کیا وُہ یہ اعلان کر سکتے ہیں۔ کہ اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرو۔ میں تو تمہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی رُو سے تم پر روحانی موت وارد ہو چکی ہے۔ میں اسے بھی درست یقین کرتا ہوں۔ اگر جناب مولوی صاحب اس قسم کا اعلان کر دیں۔ تو وہ لوگ جنہیں مولوی صاحب مخاطب کریں گے۔ آسانی سمجھ جائیں گے۔ کہ انہیں کس قسم کے مسلمان قرار دیا جا رہا ہے:۔

خطرناک حالات میں قیامِ امن کی اشد ضرورت

ایک گزشتہ جمعہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنگ کے خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ دُعائیں کرو۔ خدا تعالےٰ آنے والی ہولناک تباہی سے دُنیا کو بچائے۔ اس کے بعد حالات نے اور زیادہ نزاکت اختیار کر لی ہے۔ اور دنیا کی تباہی و بربادی کے خطرات بہت بڑھ گئے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے بعد یونان پر جرمنی۔ اور اطالیہ کا قریباً قبضہ ہو چکا ہے۔

اس کے بعد جنگ کا محاذ مصر خیال کیا جارہا ہے۔ ترکی اور سپین پر جرمنی کی طرف سے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ تاکہ ان میں سے گزر کر نہر سویز اور جبل الٹر پر حملہ کیا جاسکے۔ ان حالات میں خطرہ نہ صرف ہندوستان کے بہت قریب پہونچ چکا ہے۔ بلکہ زیادہ بھیانک شکل اختیار کرتا جارہا ہے۔ اور نہیں کہا جاسکتا۔ کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہونے والا ہے۔

ایسی صورت میں جہاں خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ اپنے رحم اور بخشش کی چادر میں دُنیا کو ڈھانپ لے۔ تباہی و بربادی سے بچائے۔ وہاں ملک میں قیام امن کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے فرقہ وارانہ فسادات ہمیشہ ہی قابلِ مذمت ہیں لیکن آجکل جبکہ قریباً ساری دُنیا موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کے سامان مہیا کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج کسی قدر علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مسجد نور میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ مولوی محمد احمد صاحب نے "پابندی وقت" کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی محمد دین صاحب مجاہد تحریک جدید سابق مبلغ بلقان سٹیٹس نے اطفال کی تنظیم کی ضرورت بیان کی۔ مسٹر محمود احمد صاحب بی۔اے قائد مجلس لاہور نے نوجوانوں کو دلائل و براہین سے مسلح ہونے کی تلقین کی۔ مولوی خلیل احمد صاحب نائب سیکرٹری نے قومی ترقی پر نوجوانوں کی آوارگی کے مضر اثرات پر تقریر کی۔ اور اراکین کے سامنے یہ امر پیش کیا۔ کہ نماز عشاء کے بعد بے مقصد پھرنے والے نوجوانوں کو کس طرح روکا جائے۔

زمیں کے اوپر فلک کے نیچے

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؔ

(۱)

یہ کیا قیامت سی ہے اٹھائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
دکھائی دُنیا کو پھر خدائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
تجلی کس کس کو ہے دکھائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
یہ بجلی کس کس پہ ہے گرائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
الٰہی کس کی ستمگری ہے کہ آسماں ہے شریک جس میں
زمانہ دینے لگا دہائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے

(۲)

محبتِ حسن لم یزل نے فلک پہ ڈیرہ جمایا اپنا
جب اس جہاں میں نئی سجائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
ہزاروں انساں کئے ہیں زندہ ہزاروں مومن بنائے کسنے
یہ کس نے دُنیا نئی بسائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
نہاں تھے قدرت کے جتنے جلوے وہ حسن بنکر زمیں پہ برسے
جوانی دنیا پہ ہے پھر آئی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
یہ کس کی آمد کا منتظر تھا قمر نے آنکھیں بچھائیں اپنی
یہ اس نے کیا چاندنی بچھائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے
یہ عشق کیا جانے کشتیاں کتنی اب دلوں کی ڈبوئے گوہرؔ
اگر رہی اس کی ناخدائی زمیں کے اوپر فلک کے نیچے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قیامت کے دن لوگ کس طرح اٹھیں گے

سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن لوگ جس طرح مرتے ہیں۔ اسی طرح اول و آخر نمبروار حاضر ہوں گے۔ یا ایک دم تمام متقدمین و متاخرین اکٹھے اٹھیں گے۔ فرمایا الگ الگ ثابت نہیں سب اکٹھے اٹھیں گے۔ ماننا پڑتا ہے کہ ہمارا خدا بڑا قادر خدا ہے دیکھو نطفہ کیا چیز ہے۔ اور پھر اس سے کس طرح انسان کامل بن جاتا ہے۔ ہر شخص جو خدا کو ماننے والا ہے۔ سورج۔ چاند وغیرہ اجسام کو دیکھ کر کیا وہ یہ بتلا سکتا ہے۔ کہ کن چھکڑوں پر یہ اسباب آیا تھا۔ اور ان کا مصالح کہاں سے آیا تھا۔ یہی ماننا پڑیگا اور پڑتا ہے۔ کہ انما امرہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون پھر ہم کو ایسا ہی ماننا چاہیئے۔ کہ قیامت کے روز سب کو یک دم مقابلہ کرا دے گا۔ جن حسرتوں میں مومن مرگئے تھے۔ اور ان کو معلوم نہ تھا۔ کہ ہمارے مخالفوں کا کیا حال ہوا وہ ان کو دکھلا دیا جائے گا۔ کہ دیکھو اے راستبازو یہ منکرین کا حال ہے تب ان راستبازوں کو لذت آئے گی۔

قبر میں راحت یا رنج کا سامان

سوال کیا کیا فرشتہ بھی سوال کرے گا من ربک و من نبیک اگر یہی سوال ہوگا تو اس کے جواب یاد کرلئے جائیں تو وہاں پاس ہوسکتے ہیں فرمایا نہیں۔ یہ ایک ایمانی بات ہے یہی دو لفظ یاد کر کے دنیاوی امتحانوں کی طرح کبھی پاس نہیں ہوسکتا۔ بلکہ انسان جس رنگ سے رنگین ہوگا۔ وہی جواب اس کے مونہہ سے نکلے گا۔ پھر لکھا ہے۔ بوجہہ من الوجوہ قبر میں راحت یا رنج کا سامان مہیا کیا جائیگا

حساب و کتاب برزخ میں ہوگا

سوال پر فرمایا کہ مرنے کے بعد مردے کا تعلق زمین سے ضرور رہتا ہے۔ مومن کا تعلق ایک آسمان سے ہوتا ہے اور ایک زمین سے۔ اصل حساب و کتاب تو برزخ میں ہو جائے گا۔ مگر مقابلہ کرانا باقی رہ جائے گا۔ وہ حشر کو ہوگا۔ ہزاروں انبیاء۔ دجال کذاب۔ کفار۔ ملعون وغیرہ وغیرہ خطاب پاتے گئے۔ قیامت میں اس لئے حشر ہوگا۔ کہ ان کو عزت کی کرسی پر بیٹھا کر اور مکذبوں کو ذلت کا عذاب دیکر دکھلایا جائے گا۔ کہ دیکھو کون صادق اور کون کاذب تھا۔ (الحکم ۱۶ر جنوری ۱۹۰۳ء)

تحریک جدید کے کارکن توجہ فرمائیں

ہر مومن مخلص کے دل میں یہ شدید خواہش اور تڑپ ہے۔ کہ وہ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ر مئی کی شام تک تحریک جدید سال ہفتم کا وعدہ سو فی صدی پورا کردے۔ اور مجاہدین اس کے لئے کوشاں ہیں مگر چاہیئے کہ ہر جماعت کے کارکن بھی مئی میں رات دن محنت کر کے اپنی جماعت کا وعدہ بحیثیت جماعت سو فی صدی پورا کریں۔ یا کم سے کم ستّر فی صدی ۳۱ر مئی تک ضرور داخل کردیں۔ جس جماعت کے کارکن اپنا وعدہ سو فی صدی یا ستّر فی صدی پورا کریں گے۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

عالم برزخ میں مومن و کافر دونو کو زندگی ملتی ہے

(از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

رسالہ ترجمان القرآن کے ایک پرچہ میں عالم برزخ کے موضوع پر ایک مضمون مولانا اسلم صاحب جیراجپوری کا شائع ہو چکا ہے۔ جس میں آپ نے عالم برزخ کے مسئلہ پر قرآن کریم کی آیات سے اپنے مخصوص طریق استدلال و استنباط سے روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ موت کے بعد اور قیامت سے پہلے باستثنائے شہداء باقی سب مُردے رہتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"یہ عالم برزخ جس میں شہداء کے سوا باقی مُردے رکھے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کے نزدیک مطلق عالم ممات ہے۔ جس میں حیات کا کوئی شائبہ نہیں"

آپ کے ان الفاظ سے مندرجہ ذیل باتیں ظاہر ہوتی ہیں:-

(۱) یہ کہ عالم برزخ کے متعلق اپنے استدلال کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کا فقرہ "قرآن کریم کے نزدیک مطلق عالم ممات ہے" اس پر دلالت کر رہا ہے۔

(۲) یہ کہ کتب حدیث میں وہ احادیث نبویہ جن میں موت کے بعد فوت شدہ انسانوں سے قبر میں سوال و جواب کا معاملہ پیش آنا اور منکر نکیر فرشتوں کا اس امر کے لئے متعین ہونا۔ اور کافروں اور گنہگاروں کو قبر کا عذاب ہونا۔ اور صالح مومنوں کو وہاں بشارت اور انعام دیا جانا لکھا ہے۔ یہ سب امور چونکہ آپ کے نزدیک آپ کے مسئلہ کی بنا پر قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہیں اس لئے وہ سب احادیث آپ کے نزدیک نہ صحیح ہیں نہ قابل وثوق۔

(۳) یہ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہوئے۔ وہ آپ کے نزدیک اس مطلق عالم ممات میں جو عالم برزخ ہے۔ دوسرے مُردوں سے مستثنیٰ ہیں۔ گو شہداء اگرچہ جسم اور رُوح کے الگ الگ ہونے کے لحاظ سے جو موت واقعہ ہوتی ہے۔ وہ دوسرے مرنے والوں کی طرح وہ بھی موت کے قانون کے نیچے ہی ہیں۔ لیکن بعد میں ان کو پھر زندہ کیا جاتا ہے۔ اور ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے جسے کھا کر وہ زندگی حاصل کرتے رہتے ہیں:-

(۴) یہ کہ شہداء کو اگرچہ آپ عالم برزخ میں دوسرے مرنے والوں کی طرح مُردہ نہیں جانتے۔ لیکن شہداء کی یہ برزخی زندگی اس فانی جسم اور خاکی جسم کے ساتھ نہیں مانتے۔ جو حیات دُنیوی میں ان کے ساتھ تھا۔ بلکہ برزخی زندگی کے لئے شہداء کا ایسا لطیف جسم مانتے ہیں۔ جو اس خاکی کثیف، اور فانی جسم سے مغائر ہے۔

(۵) یہ کہ شہداء کی زندگی جو عالم برزخ میں ان کو ملتی ہے۔ اس کے لئے شہداء کی رُوح پہلی رُوح ہوتی ہے۔ مگر جسم نیا ملتا ہے۔ جو اس خاکی اور کثیف جسم سے الگ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ عالم خواب میں رُوح کو ایک لطیف جسم مل جاتا ہے:-

(۶) یہ کہ شہداء کو جو عالم برزخ میں زندگی دی جاتی ہے۔ وہ آپ کے نزدیک اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے باعث ملتی ہے:-

(۷) اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ شہداء کی شہادت کا مرتبہ نہ صرف قتل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلکہ ان کی نیت اور ان کے مومنانہ اور مخلصانہ ارادہ کی وجہ سے بھی ہوتا ہے ورنہ قتل تو کافر بھی ہوتے ہیں۔

(۸) جبکہ قتل کئے جانے سے کافر کو زندگی نہیں ملتی۔ بلکہ مومن کو ہی ملتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اصل باعث زندگی کا ایمان اور اعمال صالحہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں خدائے علیم نے کافروں کو مردہ، اور مومنوں کو زندہ کہا۔ چنانچہ فرمایا۔ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین لینذر من کان حیا و یحق القول علی الکافرین (یٰس) اس آیت میں کافرین کے بالمقابل حیًّا کا لفظ رکھ کر بتایا۔ کہ مومن زندہ ہوتے ہیں۔ اور حیًّا کے مقابل کافرین کا لفظ رکھ کر بتایا۔ کہ کافر مُردہ ہوتے ہیں:-

(۹) جب شہداء کا زندگی پانا بوجہ ایمان اور اعمال صالحہ کے ہے۔ نہ صرف قتل کئے جانے سے تو ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط جس میں بھی متحقق ہوگی۔ وہ زندگی پائے گا۔

(۱۰) اگر ایمان اور اعمال صالحہ کے ہوتے ہوئے بھی محض اس لئے کہ مومن کو قتل ہو کر جان دینے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ تو گویا اسے عالم برزخ میں شہداء والی زندگی سے جو دراصل مومنانہ اخلاص کا نتیجہ ہے محروم رکھا جائے گا۔ اور اگر عدم شرط قتل کی وجہ سے محروم ہونا تسلیم کریں۔ تو پھر اس سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو سید الشہداء، امام الشہداء اور مطاع الشہداء ہیں۔ محض اس لئے کہ آپ کافروں کے ہاتھوں قتل نہیں ہوئے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ واللہ یعصمک من الناس الٰہی ارشاد اس کے لئے مانع تھا۔ تو کیا اس صورت میں آپ کی ذات ستودہ صفات بھی عالم برزخ میں زندگی سے محروم ہوگی نعوذ باللہ اور ایسا ہی وہ انبیاء جو قتل کے ذریعہ فوت نہیں ہوئے۔ وہ سب کے سب اس زندگی سے محروم رہ گئے۔ جو ان کے متبع شہداء کو حاصل ہوئی۔ حالانکہ یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ شہداء کو خواہ کتنی بھی شان حاصل ہو جائے۔ وہ شان اپنے مطاع اور متبوع نبی کی اطاعت کے نتیجہ میں ملے گی۔ اور شہید روحانی زندگی کے مدارج کے لحاظ سے خواہ کتنی بھی ترقی کا مقام اور مرتبہ حاصل کرے۔ نبی کے مراتب روحانیہ عالیہ کو ہرگز نہیں پہونچ سکتا۔ پس یہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ شہداء جو انبیاء سے کمتر درجہ رکھتے ہیں۔ ان کو تو برزخ میں زندگی مل جائے لیکن انبیاء جو ان سے بزرگتر اور شہداء کے مطاع ہیں۔ وہ اس زندگی سے محروم رہ جائیں۔

(۱۱) اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ شہداء کے علاوہ انبیاء کو بھی برزخ میں زندگی ملتی ہے تو پھر ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ برزخ کی زندگی کا باعث قتل نہیں۔ بلکہ قتل کے سوا کوئی اور چیز ہے اور وہ ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط ہے۔ پس یہ شرط جس میں بھی پائی جائیگی۔ وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے عالم برزخ میں زندگی ملے:-

(۱۲) اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ شہداء کے علاوہ سب مومن انسان بھی یقیناً زندگی پانے والے ہیں۔ تو جناب اسلم کا یہ فرمانا کہ عالم برزخ مطلق عالم ممات ہے۔ درست ثابت نہ ہوگا:-

یہ چند پہلو جو اپنے مفہوم کے لحاظ سے مولانا اسلم صاحب کے پیش کردہ الفاظ سے بصورت استنباط وہ نزدیک کی نسبت سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتے ہیں تحریر کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم سے بعض مقامات ایسے پیش کئے جائیں۔ جن سے ثابت ہو۔ کہ برزخ کی زندگی نہ صرف مومنوں کو ہی ملتی ہے۔ بلکہ کافروں کو بھی ملتی ہے۔ مومنوں کو اس لئے کہ وہ برزخی زندگی کو برزخی جنت میں منفردانہ طور پر مخفی حالات کے ساتھ گزاریں اور کافروں کو اس لئے کہ وہ برزخی زندگی کو برزخی دوزخ میں منفردانہ طور پر مخفی حالات کے ساتھ ختم کریں۔ اور برزخی اور قیامت کبریٰ کی زندگی کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے عالم دُنیا میں ماں کے پیٹ میں جنین کی زندگی اور تولد کے بعد دُنیا کی زندگی۔ پس برزخ کی زندگی جنین کی طرح مخفی حالات کی زندگی ہے۔ اور قیامت کبریٰ کی زندگی برزخی زندگی کے بعد ایسی ہے۔ جیسے انسان کے لئے دُنیا کی زندگی جنین کی حالت کے بعد۔ جو کچھ جنین میں مخفی استعدادیں بھری ہیں۔ وہ دُنیا کے دارالعمل میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح روحانی اور ایمانی کوائف اور حالات جو برزخی زندگی میں مخفی ہیں۔ وہ قیامت کبریٰ کے میدان انکشاف میں منکشف ہو جائیں گے۔ عالم برزخ کو عالم قبر اور عالم مثال بھی کہتے ہیں۔ اور وہ اسی لئے کہ جیسے جسم قبر میں مخفی کیا جاتا ہے ویسے ہی روح عالم برزخ میں پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ آیت اماتہ فاقبرہ میں خدا تعالےٰ کا قبر میں ڈالنا اسی لحاظ سے ہے کہ خدا تعالےٰ اسے عالم برزخ میں جو روحوں کے لئے عالم قبر ہے۔ ڈالتا ہے۔ چنانچہ جب صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ کہ قبر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ القبر روضۃ من روضات الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران۔ کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ اب جسم والی قبر تو نہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آتی ہے۔ اور نہ دوزخ کے گڑھوں سے آگ سے بھرا ہوا گڑھا۔ دوسرے خاکی جسم میں یہ احساس بھی نہیں۔ کہ وہ دکھ یا سکھ کی کیفیت محسوس کر سکے۔ ہاں جس اعتبار سے قبر کو جنت یا دوزخ قرار دیا گیا ہے۔ اور جس کے متعلق دکھ یا سکھ کے محسوس ہونے کو تعلق ہے۔ اس کا روح سے ہی تعلق ہو سکتا ہے۔ اور یہ حدیث اپنے معنوی مفاد کے لحاظ سے شہداء کی زندگی کی تسلیم پر مستحق تسلیم ہے۔

غیر مبایعین اور مسئلہ کفر و اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق بالکل واضح ہے۔ اور ہر وہ شخص جس نے حضور کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ یا آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہے۔ بشرطیکہ بعد میں کوئی عناد کی صورت پیدا نہ ہو گئی ہو۔ با آسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضور نے بالصراحت اس بات کا فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ آپ کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ اور یہ بات صرف موافقین تک محدود نہیں۔ بلکہ مخالفین سلسلہ بھی اسے سمجھتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے غیر مبایعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مخالفت میں منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلام ثابت کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ حالانکہ خود منکرین مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جس مسیح کے وہ منتظر ہیں اس کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ومن قال بسلب نبوتہ فقد کفر (حجج الکرامہ) کہ جو شخص مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرے گا وہ کافر ہوگا یہی حال باقی علماء محققین کا ہے۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "ایک شخص نے آپ سے سوال کیا۔ کہ آپ کو ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ فرمایا مولویوں سے جا کر پوچھو کہ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے۔ اس کو جو نہ مانیگا اس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنیوالا تھا۔" (بدر ۲ مئی ۱۹۰۸ء)

اس موضوع پر قبل ازیں کافی بحث ہو چکی ہے۔ اور دلائل کا ایک انبار ہے جو جماعت احمدیہ کے مسلک کی تائید کرتا ہے۔ تاہم دو حوالے اور پیش کئے جاتے ہیں تا کہ کوئی طالب حق فائدہ اٹھائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواجہ غلام فرید صاحب چشتی پیر نواب صاحب بہاولپور کو اپنے ایک خط میں مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں وقد اخبر النبی صلعم فی امری واثنی علیٰ احبابی وزمری وقال لا یصدقہ الا الصالح ولا یکذبہ الا الفاسق (سراج منیر صفحہ ج) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بارہ میں خبر دی ہے۔ اور میری جماعت اور میرے دوستوں کی تعریف کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ صالح اور نیک لوگ مسیح موعود کی تصدیق کریں گے۔ اور مانیں گے۔ اور فاسق اور نافرمان لوگ آپ کی تکذیب کریں گے۔ اور انکار کرینگے

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکذبین کو فاسق قرار دیا ہے۔ اور قرآن کریم میں آیت افمن کان مومناً کمن کان فاسقاً لا یستوٗن (السجدۃ) میں مومن کے مقابلہ میں فاسق کو رکھا گیا ہے جس سے ثابت ہے کہ فاسق بمعنی کافر اور منکر بھی استعمال ہوتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسرے خط میں خواجہ صاحب کو تحریر فرماتے ہیں۔

"و مرا در الہام خود آدم نام نہادہ وگفت اردت ان استخلف فخلقت آدم چرا کہ مے دانست کہ من نیز مورد اعتراض اتجعل فیھا من یفسد فیھا خواہم گردید پس ہر کہ مرا مے پذیرد فرشتہ است نہ کہ انسان و ہر کہ سر مے پیچد ابلیس است نہ کہ آدمی ایں قول خدا گفتہ نہ من فطوبیٰ للذین احبّونی وما عادونی وصافونی وما اٰذونی وقبلونی وما ردّونی اولئک علیھم صلوٰت اللہ واولئک ھم المھتدون (سراج منیر کا آخر صفحہ)

یہ حوالہ بھی بالکل ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی وحی کے مطابق اپنے آپ کو آدم قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے ماننے والے کو فرشتہ اور منکر کو ابلیس قرار دیتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو خوشخبری سناتے ہیں جو آپ کو قبول کرتے ہیں۔ اور انہی کو ہدایت یافتہ قرار دیتے ہیں۔

مندرجہ بالا ہر دو حوالجات کا مطلب واضح ہے۔ اور کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ غیر مبایع اصحاب غور کریں اور سوچیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام خدا کے الہام میں یہ بتایا گیا تھا ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

کہ آپ نام کے مسلمان کو حقیقی معنوں میں مسلمان بنائیں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اس زمانہ میں ایمان اور اسلام زمین سے اٹھ کر ثریا پر پہونچ جائے گا۔ یعنی زمین ایمان سے خالی ہو جائے گی۔ تب مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایمان قائم ہوگا۔ اور لوگوں کو حقیقی طور پر مسلمان بنایا جائے گا پس ان ارشادات کے ہوتے ہوئے کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ ماننے والے بھی مسلمان ہیں۔ اگر مسلمان ہوتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ نہ فرماتے۔

"تم اگر ان سے ملے رہے تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (الحکم ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء)

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

ایک عبرتناک نشان

۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر ہمارے گاؤں چک ۵۶۵ سے ایک غیر احمدی قادیان گیا۔ وہ غیر احمدیوں میں اچھا عالم اور اعلےٰ طبقہ کا معزز آدمی سمجھا جاتا تھا۔ واپس جا کر اس نے احمدیت کی مخالفت شروع کر دی۔ اور بہت زیادہ مخالفت میں بڑھ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر طرح طرح کے گندے اعتراضات کرتا اور بہتان لگاتا۔ آخر خدا تعالےٰ نے اسے پکڑا اور وہ عبرتناک بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ مونہہ اور پاخانہ کے راستے خون جاری ہو گیا۔ آخر ایک مہینہ بیمار رہ کر مر گیا۔ اس کی حالت دیکھ کر بعض شریف غیر احمدیوں نے کہا۔ کہ اس کو احمدیت کی اس طرح مخالفت نہیں کرنی چاہیئے تھی اور نہ مرزا صاحب کے خلاف ناپاک اور گندے الزام لگانے چاہیئے تھے۔ خاکسار شکر اللہ

قائدین و زعمائے کرام کے لئے ضروری اطلاع

جناب صدر محترم کی طرف سے خدام الاحمدیہ کی مالی اعانت کی غرض سے جماعت کے ذی استطاعت احباب جن کے پتے مہیا کئے جا سکے کی خدمت میں براہ راست ایک مطبوعہ چٹھی معہ جوابی کارڈ کے ارسال کی گئی تھی۔ مگر اس خیال سے کہ ان احباب کو جن کے پتے معلوم نہیں ہو سکے بھی اس کار خیر میں شمولیت کے لئے تحریک کی جائے بعض قائدین و زعمائے مجالس کو مطبوعہ چٹھی اور کارڈ ارسال کئے گئے تھے۔ تا کہ وہ ایسے مخلصین کی خدمت میں حاضر ہو کر ماہانہ عطیہ جات کے وعدے حاصل کر کے کارڈ شعبہ ہذا واپس ارسال کر دیں۔ مگر افسوس کہ اکثر مجالس نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور مطلوبہ وعدے حاصل کر کے مرکز میں تا حال نہیں بھیجے۔ ایسی مجالس کو چاہیئے۔ کہ وہ اس نہایت ہی اہم کام کی طرف فوری توجہ کریں۔ اور ایک ہفتہ کے اندر تمام وہ کارڈ جن پر وعدے حاصل کئے جائیں۔ اور وہ جو استعمال نہ کئے گئے ہوں دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ تا کہ غیر مستعمل کارڈ کسی مصرف میں لائے جا سکیں۔

امید ہے قائدین و زعمائے کرام اس معاملہ میں مزید کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں گے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مالی استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ ماہانہ عطیہ جات کے وعدے حاصل کرنے کی ... کوشش کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ... عطاء الرحمن ... معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مختلف ممالک میں تبلیغ احمدیت

سماٹرا

مولوی محمد صادق صاحب میدان سماٹرا سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ اس سے قبل ۱۹ جنوری ۱۹۴۱ء کو غیر احمدیوں نے ہمارے خلاف جلسہ کیا جس میں ہمارے دلائل متعلقہ طریقہ نقشبندیہ کا جواب دینے کی کوشش کی گئی۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور الہامات پر اعتراضات کئے گئے۔ اس جلسہ میں مولوی رحمت علی صاحب۔ مولوی ابوبکر صاحب اور خاکسار مع سات عہدیداران پاڈنگ موجود تھے۔ ۲۶ جنوری ۱۹۴۱ء کو ہم نے جلسہ کیا۔ جس میں اول مولوی ابوبکر صاحب نے ایک گھنٹہ ختم نبوت پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے طریقہ نقشبندیہ کی ابتداء کا اصل اصول اور طرق اذکار وغیرہ پر ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ تک لیکچر دیا۔ خاکسار کے بعد مولوی رحمت علی صاحب نے ایک گھنٹہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ جماعت Kotocoe کا جلسہ ۹ فروری ۱۹۴۱ء کو اور جماعت F. De. Mock کا جلسہ ۱۶ فروری ۱۹۴۱ء کو ہوا۔ ان میں مولوی ابوبکر صاحب نے دو دو گھنٹہ سے زائد اور مولوی رحمت علی صاحب نے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب تقریریں کیں۔ لوگوں نے توجہ سے سنا اور اچھا اثر لے کر گئے۔

۲۰ فروری کو میں میدان پہنچا۔ اور Tenggong کا دورہ کیا۔ جہاں غیر احمدیوں نے توجہ سے کام لیا اور خوب تبلیغ ہوئی۔ اور دو اشخاص نے بیعت کے فارم پر کئے الحمدللہ۔ اس کے علاوہ ایک اور شخص بھی داخل احمدیت ہوا۔ ایک اور واقعہ پیش آیا۔ وہ یہ کہ ایک احمدی دوست کو ایک مسجد سے دھکیل دیا گیا۔ اس پر بعض غیر احمدیوں نے اخبار روزانہ Sinar Deli میں مضمون لکھ کر ہنسی اڑائی۔ اس پر میں نے اسی اخبار میں جواب شائع کرایا۔ T. Tinggi وغیرہ کی جماعتوں نے وہ مضمون پڑھ کر اظہار خوشی کے خط لکھے۔ اس نے دوبارہ گالیوں سے پر ہمارے خلاف ایک مضمون بھیجا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے جو میرے اچھے واقف ہیں اس کو روک دیا اور شائع نہیں کرایا۔ خدا تعالیٰ ایسے مخالفین کو ہدایت دے۔

جماعت میدان نے ایک مشین Duplicator خرید کی ہے۔ جس پر ٹائپ شدہ خط جلدی جلدی چھاپا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت ۵۰ روپے ہے۔ چونکہ یوم التبلیغ کی اطلاع ہمیں بہت تنگ وقت میں ملی۔ اس لئے میدان میں ہم نے یوم التبلیغ ۹ مارچ کو منایا۔ سب جماعت نے حصہ لیا۔ اور ۲۰-۲۶ میل تک تبلیغ کی گئی۔ اور سینکڑوں اشتہار شائع کئے گئے۔ اور کچھ نتیجہ بھی نکل آیا ہے۔ الحمدللہ۔

گولڈ کوسٹ

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر رپورٹ میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت علاقہ گولڈ کوسٹ کے ۳۰ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۱۲۱ لیکچر دیئے گئے۔ ۸۱۲۱ سامعین ان لیکچروں سے مستفید ہوئے۔ ۱۱ اشخاص تک بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۸۵ سامعین سلسلہ حقہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے کالونی کے تمام سرکٹوں کا دورہ کیا۔ اور مختلف مضامین پر لیکچر دیئے یہاں کے دارالسلطنت بمقام اکرا جانے کا موقعہ میسر آیا۔ غیر احمدی شامیوں کے ساتھ مسئلہ حیات وممات مسیح ناصری علیہ السلام اور ختم نبوت پر نہایت دلچسپ عربی میں گفتگو ہوئی۔ ہر دو مسائل پر ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب بحث جاری رہی بالآخر انہیں اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ حقیقت ختم نبوت اور معنی رفع نہایت ہی وضاحت کے ساتھ بلحاظ عربی زبان ذہن نشین کرائے گئے۔ علاوہ تبلیغی کام کے ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید۔ حدیث شریف کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور وحی حضرت حجۃ اللہ کا درس جاری رہا۔ مبلغین کلاس کو باقاعدہ عربی اور ترجمہ قرآن مجید کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ روزانہ ڈاک کے بالالتزام جوابات ارسال کئے گئے۔ اقتصادی۔ ملکی مشکلات کی بنا پر جماعت کے چندوں پر نہایت ناگوار اثر واقع ہو رہا ہے۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ یہاں کی جماعت کے لئے دعا فرمائیں۔

نائیجیریا

مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک ہفتہ ایسا (E.P.E) میں جو لیگوس سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے رہ کر متعدد لیکچر دیئے۔ ایک لیکچر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی Tom Jones Hall کے بارے میں دیا۔ جس کا اعلان تین روز قبل روزانہ اخبارات میں کرا دیا گیا۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر ماہ چار لیکچر دیہات میں کراتے ہیں۔ اور ایک لیکچر ہر شنبہ کی رات کو شہر میں ہوتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انیس افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ ایسٹر کی تعطیلات پر ایک کانفرنس کرنے والے ہیں۔ مخرجین کے پروپیگنڈا کے ازالہ کی غرض سے ایک بسیط مضمون خلافت کی ضرورت اہمیت اور اطاعت کے مضمون پر مبنی ایک روزانہ اخبار میں شائع کرایا گیا۔ مسجد کے چندہ کے واسطے جماعت میں تحریک کی ہے۔ جماعت باوجود غربت کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔

سیلون

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری لکھتے ہیں۔ جس طرح شہر کولمبو سیلون کا صدر مقام ہے۔ اسی طرح اس شہر کی جماعت سیلون کی دیگر جماعتوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ اور بڑی جماعت بھی ہے۔ اس لئے میں اپنے قیام کا اکثر حصہ اسی جماعت میں گزارا کرتا ہوں۔ چنانچہ اس ماہ مارچ کا اکثر حصہ بھی اسی جماعت میں گزرا۔ تاہم اس مہینہ میں نیگومبو۔ کنڈی۔ گیلا اور پوسلاوا کا دورہ بھی کیا۔ ملک کنڈی میں دو دفعہ جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض علماء اور طالبان حق سے احمدیت کے متعلق گھنٹوں گفتگو کی گئی۔

اس مہینہ میں تبلیغی نقطہ نگاہ سے کولمبو میں نو لیکچر دیئے گئے۔ ایک لیکچر وویکانند سوسائٹی ہال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تعلیم پر۔ اور چار لیکچر نرا توڑپٹی میں۔ تین صداقت مسیح موعود پر۔ اور ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل الانبیا ہونے کے متعلق اور چار لیکچر جبلی خانہ میں اسلام کامل مذہب اسلام میں مختلف فرقے اور تجدید اسلام کی ضرورت دعا کی اہمیت جماعت احمدیہ اور دعا۔ اور دعا اور حضرت احمد۔ ایمان باللہ ایمان بالرسل سے حاصل ہوتا ہے کہ مضامین پر دیئے گئے۔ ان لیکچروں میں سامعین کی تعداد گو محدود ہوتی تھی۔ لیکن ان مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور عیسائی فیدی بھی شامل ہوتے تھے۔ اور بعض مسلم اور ہندو سامعین میرے لیکچر سے متاثر نظر آتے تھے۔ اسی طرح لیکچروں کے ذریعہ اجتماعی تبلیغ کرنے کے علاوہ ملاقات اور انفرادی گفتگو کے ذریعہ مختلف آدمیوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور بعض افراد کے ساتھ مختلف مسائل پر سوال و جواب بھی ہوتا رہا۔

احباب جماعت کی تعلیم کی غرض سے مختلف موقعوں پر ان کے سامنے ضروری مسائل بیان کرنے اور ان کے سوالات کے جواب دینے کے علاوہ انصار اللہ کے ہفتہ وار اجلاس میں دینی مسائل پر اس طور پر لیکچر دیتا رہا کہ احباب ان مسائل کو اچھی طرح اخذ کر سکیں۔ چنانچہ اس مہینہ میں انصار اللہ کے پانچ اجلاس ہوئے۔ جن میں وفات مسیح۔ نزول مسیح۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ پیدائش آدم اور ڈاروِن تھیوری۔ حضرت آدم کی جنت کے موضوعوں پر لیکچر دیئے گئے۔ یہ لیکچر انصار اللہ کے ممبروں کے لیکچروں پر تبصرہ کی صورت میں تھے۔

ان تبلیغی اور تعلیمی لیکچروں کے علاوہ چار لیکچر جماعت کی تربیت کی خاطر دیئے گئے۔ جن میں احمدی مرد و عورت اور بچوں کے علاوہ بعض غیر احمدی مرد و عورتیں بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات جمعہ اور انفرادی نصیحت کے ذریعہ بھی احباب کی تربیت و اصلاح کی کوشش کی گئی۔

۱۰ مارچ کو کولمبو سے کنڈی کا دورہ کیا۔ تین دن وہاں قیام کر کے مختلف آدمیوں سے احمدیت کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ ایک مولوی صاحب سے وفات مسیح۔ نزول المسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ ختم نبوۃ۔ نسخ القرآن۔ اقوال ائمہ کی حیثیت کے متعلق پہلی رات دو گھنٹے۔ اور دوسری رات سات گھنٹے تک گفتگو کی۔ اس لمبی گفتگو میں ایک خاص بات قابل ذکر یہ ہے کہ مولوی صاحب آخر تک نہایت متانت اور شرافت سے گفتگو کرتے رہے۔ ۱۷ کو نیگومبو کی جماعت میں دو دن قیام کیا۔ اور جماعت کی تربیت اور اصلاح کے پیش نظر دو لیکچر دیئے گئے۔ جو آس پاس کے کئی غیر احمدی مرد و عورتیں بھی سنتے رہے۔ اس مہینہ میں ایک نوجوان جو خاکسار کے سبھی لیکچروں میں شامل ہوتا رہا ہے سلسلہ میں داخل ہوا۔ ان کا بیعت کا فارم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

حقیقی مساوات کی تعلیم اسلام میں ہے نہ کہ ویدک دھرم میں

آریوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ خوبیاں جو ایک سچے اور عالمگیر مذہب میں ہونی چاہئیں تمام کی تمام ویدک دھرم میں پورے کمال کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند جی نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ ویدک دھرم سے ہی اور مذاہب نے اچھی باتیں اخذ کی ہیں۔ کیونکہ وید تمام خوبیوں اور علوم کا خزانہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر میں اپنے تجربہ کی بنا پر جرأت کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام صفات حسنی جو سچے اور عالمگیر مذہب میں ہونی ضروری ہیں۔ اور جن کی وجہ سے تمام مذاہب پر فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ تمام کی تمام اسلام میں اپنے پورے کمال کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ ویدک دھرم میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ یہ میرا آریوں کی طرح دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس کی تصدیق و تائید میں بفضل خدا اتنے دلائل دے سکتا ہوں جن کو یکجا جمع کرنے سے ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ آج میں اسی بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

ویدک دھرم میں پیدائشی تفریق

سب انسانوں کو پیدائش کے لحاظ سے برابر سمجھنا کسی قوم یا فرد کو باقی افراد پر اس لئے فضیلت نہ دینا کہ وہ فلاں قوم میں پیدا ہوا ہے حصول علم اور مذہبی امور میں سب گروہوں کو برابر حقوق دینا ایسی مساوات ہے جس کا سچے اور عالمگیر مذہب میں پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ اس کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ مساوات ویدک دھرم میں پائی جاتی ہے یا اسلام میں۔

ویدک دھرم لکھتا ہے۔

برہمن برہما جی کے منہ سے چھتری اس کے بازوؤں سے ویش اس کے زانوں سے اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوا یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱ آگے ملاحظہ ہو۔ منو دھرم شاستر ادھیائے ۱ شلوک ۳۱ "برہما نے لوگوں کو بڑھانے کے لئے اپنے منہ بازو زانوں اور پاؤں سے برہمن چھتری ویش اور شودر کو پیدا کیا" منو دھرم شاستر ادھیائے ۱ شلوک ۳۱ "چار قومیں ہیں۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر ان میں سے پہلا یعنی برہمن از روئے پیدائش سب سے اونچا دوسرا اس سے کم تیسرا اس سے کم اور چوتھا شودر ان سب سے نیچے ہے" آپستمبہ دھرم سوتر ۔۔۔ "برہمن اگر برے کام بھی کرے تب بھی اس کی پوجا ہی کرنی چاہئے لیکن اگر شودر نیک کام بھی کرے تب بھی اس کی عزت نہ کرنی چاہئے" پاراشر دھرم شاستر ادھیائے ۸ شلوک ۳۳)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ برہمن از روئے پیدائش ہی اعلیٰ اونچا ہے۔ اور شودر اپنی پیدائش کے اعتبار سے ہی اتنا نیچ اور برا ہے کہ وہ نیکی کے کام کرنے پر بھی نجات نہیں پا سکتا۔ اور برہمن برے کام کرتا ہوا بھی پرستش کے قابل ہے۔ گویا ویدک دھرم نے پہلا قدم اٹھاتے ہی انسانوں میں بہت بڑی تفریق پیدا کر دی۔ اور مساوات کا خون کر دیا۔

اسلام میں مساوات کی تعلیم

اب اسلام کی تعلیم ملاحظہ ہو سورۃ حجرات رکوع ۲ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (یعنی اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہارے قبیلے بنائے اس لئے نہیں کہ تم از روئے پیدائش ایک دوسرے پر فوقیت رکھتے ہو بلکہ اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ باقی یاد رکھو خدا کے نزدیک تم میں سے وہی معزز ہے جو تم میں سے زیادہ نیک ہے) سبحان اللہ کیا پر حکمت کلام ہے کہ از روئے پیدائش کوئی انسان اونچا یا نیچا نہیں۔ کوئی اعلیٰ اور ادنیٰ نہیں بلکہ سب کے سب برابر ہیں۔ ہاں جو اچھے کام کرے یعنی نیکیاں کرے وہ اونچا اور معزز ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر انصاف پسند انسان بغیر کسی قسم کی دقت کے اس اسلامی تعلیم کی تائید کرے گا۔ کیونکہ اسلام نے مساوات کا ایک ایسا کلیہ قاعدہ پیش کیا ہے جس سے کوئی ملک کوئی قوم اور کوئی خاندان مستثنیٰ نہیں ہو سکتا اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ لا فضل لعربی علی عجمی۔ کہ عربی کو غیر عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ کونین عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں پیدا ہوئے۔ اور حضور انور کی قوت قدسی کا سکہ تمام عالم میں چلنا تھا۔ اس لئے ہو سکتا تھا کہ کسی وقت لوگ یہ نہ خیال کر لیں کہ عرب میں چونکہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اس لئے وہاں پیدا ہونے والوں کو غیر عربی لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ازالہ کرنے کے لئے فرما دیا۔ کوئی عربی ہو یا غیر عربی سید ہو یا غیر سید کسی بھی انسان کو دوسروں پر پیدائشی لحاظ سے کوئی بڑائی یا فوقیت حاصل نہیں۔

نام رکھنے میں امتیاز

پیدا ہونے کے بعد نام رکھا جاتا ہے اس کے متعلق ویدک دھرم کے احکام ملاحظہ ہوں۔ منو دھرم شاستر ادھیائے ۲ شلوک ۳۱۔

برہمن کا نام مبارک معنوں والا چھتری کا نام شجاعت و بہادری کو ظاہر کرنے والا۔ ویش کا نام مال و دولت کو ظاہر کرنے والا ہو مگر شودر کا نام تذلیل و تحقیر سے پر ہونا چاہئے۔ پھر منو دھرم شاستر ادھیائے ۲ شلوک ۳۲ میں لکھا ہے "چاروں ذاتوں کے نام بالکل مناسب حال ہونے چاہئیں یعنی برہمن کا مبارک معنوں والا چھتری کا شجاعت و بہادری کو ظاہر کرنے والا اور ویش کا دھن و دولت کو ظاہر کرنے والا ہو۔ مگر شودر کا نام نہایت ہی پر تذلیل اور پر تحقیر ہونا چاہئے"

خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ شودر از روئے ویدک دھرم پیدائش سے ہی نیچ گندہ اور برا ہے اس لئے اس کا نام بھی نہایت برا رکھنا چاہئے۔ حق و انصاف اور مساوات کا یہ خون نہیں کیا گیا۔ تو اور کیا ہے۔

اسلامی تعلیم

اس کے مقابلہ میں اسلام نے حکم دیا ہے کہ جب بچہ سات دن کا ہو تو اس کا نام رکھو اور بہتر ہے کہ کسی نیک آدمی سے رکھوایا جائے اور وہ نام شرک وغیرہ جیسی نجاست سے بکلی پاک ہو چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ عبد الرحمٰن اور عبد اللہ وغیرہ نام خدا کو پیارے ہیں۔ ماحصل یہ کہ ایسا نام رکھا جائے جس کے مطالب پاکیزہ ہوں اور وہ نجاست شرک سے بالکل پاک ہوں یہ سب کے لئے ہے۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں ہے۔

مذہبی تعلیم کے حصول میں تفریق

بچہ جب سمجھ دار ہو جائے تو اسے مذہبی تعلیم دلانا ضروری ہوتا ہے اس کے لئے ویدک دھرم کے احکام ملاحظہ ہوں۔ منو دھرم شاستر ادھیائے ۱ شلوک ۸۸-۸۹-۹۰-۹۱ وگوتم دھرم سوتر ادھیائے ۱۲ میں لکھا ہے۔ "برہمن وید پڑھے اور پڑھائے چھتری وید پڑھے ویش بھی وید پڑھ سکتا ہے لیکن شودر کا تو برہما جی نے صرف یہی کام مقرر کیا ہے کہ وہ باقی تینوں قوموں کی غلامی کرے" "اگر شودر وید منتر سن بھی لے تو لاکھ اور تانبا پگھلا کر اور خوب گرم کر کے اس کے کانوں میں بھر دو اور اگر شودر اپنی زبان سے ایک وید منتر بولے یعنی پڑھے تو فوراً اس کی زبان کاٹ ڈالو اور اگر

شودر وید اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دے۔ تو اسے جان سے مار ڈالو۔"

بالکل یہی حکم شودر بے نصیب کے لئے گوتم دھرم سوتر میں آتا ہے۔ دیکھا! شودر کا وید پڑھنا یا سننا کتنا سنگین جرم ہے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ آپستنبھ دھرم سوتر صہ۹۳ میں لکھا ہے۔" اگر شودر کہیں اتفاقاً نظر بھی آجائے۔ تو برہمن فوراً وید پڑھنا بند کر دے۔ اور سارا دن وید نہ پڑھے۔"

وہ وید جو کہ بقول ویدک دھرمیوں کے سب دینی دنیوی علوم کے خزانے ہیں۔ اور جن کے بغیر دنیا کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اسکا پڑھنا تو درکنار سننا بھی شودروں کیلئے ایسا جرم ہے جسکی سزا موت ہے۔ یاد رہے۔ کہ برہمن کو تو سب لوگ جانتے ہیں چھتری سے مراد راجپوت ہیں، اور ویشوں سے مراد بنیئے۔ ان لوگوں کے علاوہ جتنے لوگ بھی ہندوؤں میں ہیں۔ مثلاً دھوبی۔ نائی تیلی۔ گوالا۔ بڑھئی۔ لوہار وغیرہ یہ سب کے سب شودر ہیں۔

مذہبی تعلیم کے متعلق اسلام کا حکم

ہم اوپر ہی بتا چکے ہیں۔ کہ مذہبی تعلیم حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔ اسلام نے اس کے متعلق عام حکم دیا ہے۔ کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ۔ اطلب العلم ولو فی الصین۔ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے اس فرض کو ضرور ادا کرو یعنی ضرور علم حاصل کرو چاہے تمہیں اس کے حاصل کرنے کیلئے چین میں ہی جانا پڑے۔ یہ حکم ہر مسلمان کہلانے والے کیلئے ہے اور کوئی بھی اس سے باہر نہیں۔ ناصر الدین عبداللہ وید بھوشن

الفضل کا خطبہ نمبر

سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

ہم ہر اس احمدی دوست سے جو فی الحقیقت روزنامہ "الفضل" خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا مؤدبانہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اب انہیں کم سے کم "الفضل" کے خطبہ نمبر کے خریدنے میں کیا عذر ہے جبکہ اس کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اور جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کے علاوہ حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:۔
(۱) حجم ۱۲ صفحہ کا ہوگا۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی خبریں یکجائی طور پر شائع کی جائینگی۔ (۳) ہفتہ بھر کی جنگی خبروں کا مرقع پیش کیا جائیگا۔ (۴) بیش قیمت علمی و ادبی مضامین شائع کئے جائیں گے۔

ہم سیکرٹریاں جماعتہائے احمدیہ سے پُرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ دیکھیں کہ ہر وہ احمدی روزانہ الفضل کا خریدار ہے۔ جو اسے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ اور جو روزانہ الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر ضرور خریدتا ہے؟

الفضل کے بقایا دار اصحاب

جہاں ہمیں اس امر کے اظہار پر خوشی ہے کہ بعض خریدار الفضل کے چندہ کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ ہیں وہاں اس امر کے اظہار پر رنج بھی ہے۔ کہ بہت سے دوست ایسے بھی ہیں جو ادائیگی باقاعدہ نہیں کرتے بلکہ بعض تو وعدوں پر وعدے کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے ایفاء کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔ بالآخر جب کئی ایک خطوط کے بعد مجبوراً وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو اسے واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے دوست الفضل کے لئے نقصان اور پریشانی کا موجب ہو رہے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ خدارا اپنے دل میں سوچیں۔ کہ کیا یہ پسندیدہ طریق ہے؟ ایسے اصحاب کو دل میں عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ آئندہ الفضل کے چندہ کو نہایت باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں گے۔ اور گذشتہ بقایا کو بہت جلد ادا کر دیں گے ہم کسطرح اپنا سینہ کھول کر دکھا دیں۔ کہ ہمیں اسوقت کسقدر دکھ پہنچتا ہے جب دوست کمال بے اعتنائی سے وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الفضل کی ترقی انکے تعاون پر منحصر ہے۔ پس انہیں اس پہلو کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ "مینیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دمشق ۲۶ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی جمعہ کی رات کو انقرہ سے سمرنا گئے۔ وزیر اعظم اور کابینہ کے دیگر اراکان سٹیشن پر موجود تھے۔ سفر کی غرض پردہ راز میں ہے۔ سمرنا سمندر کے کنارے واقعہ ہے۔ اور یونان کے جن جزائر پر جرمنی نے قبضہ کیا ہے۔ ان سے بہت قریب ہیں۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ملکی بچاؤ کے وزیر نے حکم دیا ہے کہ لنڈن کے تمام باشندوں کے لئے آگ بجھانے کی خدمات لازمی ہیں۔ اور ہر شخص کو ضروری طور پر اس سلسلہ میں بھرتی ہونا پڑے گا

لنڈن ۲۶ اپریل گذشتہ رات جرمن طیاروں نے مانچسٹر میں زبردست بمباری کی بہت سی اہم اور شاندار عمارتیں برباد ہوگئیں۔ مسٹر چرچل نے آج اس علاقہ کا معائنہ کیا اور کہا یہ تباہی نہایت اندوہناک ہے۔ مگر ہم دشمن کو اس سے تین گنا زیادہ نقصان پہنچائیں گے۔

نیویارک ۲۶ اپریل۔ ۱۰ اپریل سے ۲۰ تک امریکن پبلک کی رائے اس جنگ میں امریکہ کی شرکت کے متعلق معلوم کی گئی تھی۔ ۸۲ فی صدی آبادی کی رائے یہ ہے کہ امریکہ اس جنگ میں ضرور شریک ہوگا۔ بلکہ پانچ سال قبل فی صدی لوگ امریکہ کا جنگ میں شامل ہونا یقینی سمجھتے تھے

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ہٹلر کا ڈپٹی ادولف ہیس سپین پہنچ چکا ہے قیاس ہے کہ اس کا مقصد نازی فوجوں کے لئے سپین سے رستہ طلب کرنا ہے برطانوی گورنمنٹ سے لارڈ گارٹ کو جبرالٹر کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ اور سمندر خشکی و ہوا سے محاصرہ کے مقابلہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۲۶ اپریل لارڈ ہیلی فیکس نے واشنگٹن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بحیرہ روم میں جنگ شروع ہو گئی ہے اور برطانی کمانڈر انچیف کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ تشویشناک صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہے۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجیں ایتھنز میں داخل ہوگئیں۔ کل رات قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تھا۔ کہ برطانی فوجیں نہایت اچھے طریق سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ دشمن کو آگے بڑھنے میں زیادہ سے زیادہ تاخیر ہو۔ اور انہیں بچاؤ کے لئے کچھ اور وقت مل سکے۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ یونان میں برطانی فوجوں کا بہت سا حصہ واپس شمالی افریقہ میں پہنچ گیا ہے۔ اور بہت سا سامان بھی واپس لے آیا ہے۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ برطانی طیاروں نے کل رات ہیمبرگ میں دشمن کے کارخانوں اور بندرگاہ کی گودیوں پر بم برسائے۔ ناروے کے ایک ہوائی اڈے پر بھی کئے گئے۔ ان میں دشمن کا ایک رسد لے جانے والا جہاز برباد کر دیا۔

انقرہ ۲۷ اپریل۔ ترکی ریڈیو سے کہا گیا ہے۔ کہ جرمنی شاید بہت جلد ترکی کے سامنے کوئی شرائط پیش کرے۔ مگر ہم اپنے رویہ کی وضاحت کر چکے ہیں۔ سب سے اہم لڑائی اٹلانٹک کی ہے۔ اور امریکن صدر کہہ چکے ہیں۔ کہ اس جنگ میں جرمنی کو کامیاب نہ ہونے دیں گے

لنڈن ۲۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ایتھنز میں پہلے جرمنوں کے موٹر سائیکل ہراول دستے داخل ہوئے اور اس سے دو گھنٹے بعد باقی فوج پہنچی۔ انقرہ کے اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ یونانی اس قدر بہادری سے لڑ رہے ہیں کہ دنیا تک ان کا نام روشن رہے گا

روم ۲۷ اپریل ڈنی سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں اور بحری جہازوں کے حملوں سے ٹریپولی میں ایک سو آدمی ہلاک اور تین سو کے قریب زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۷ اپریل دردہ دانیال کے قریب واقع یونانی جزیروں پر جرمن قبضہ سے ترکی میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ اب ترکی اور برطانی جہازوں کو شاید جنوبی ترکی کی بندرگاہوں سے وہاں پہنچنا پڑے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل اور کرنل ناکس کی تقریروں سے ترکی پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔

لنڈن ۲۷ اپریل اب معلوم ہوا ہے کہ جرمن بمباری سے بلگریڈ میں کم سے کم بیس ہزار لوگ مرے ہیں وارسا میں بھی اس قدر تباہی نہ ہوئی تھی۔ پہلے ہی روز کے حملوں سے بلگریڈ میں پانی اور بجلی کا انتظام درہم برہم ہو گیا تھا۔ اور اب وہاں لوگ حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہیں نہ کھانے کو مل رہا ہے۔ نہ پینے کو صاف پانی اور نہ روشنی۔ شام کے بعد اگر کوئی شخص گھر سے باہر قدم رکھے۔ تو بغیر انتباہ اسے گولی مار دی جاتی ہے صرف جرمن ہی لوٹ کھسوٹ کے لئے باہر نکل سکتے ہیں۔

الہ آباد ۲۷ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ پندرہ روز تک نہ کوئی شخص ہتھیار لے کر باہر نکلے اور نہ بغیر اجازت کوئی جلوس نکالا جائے۔

بمبئی ۲۷ اپریل اب یہاں عام طور پر امن و امان ہے۔ البتہ اکا دکا حملے کہیں کہیں ہوتے ہیں۔ ایک ہفتہ میں آٹھ ہلاک اور ۱۲۵ زخمی ہو چکے ہیں

دہلی ۲۷ اپریل۔ لڑائی کی وجہ سے ہندوستان میں خوب صنعتی ترقی ہو رہی ہے۔ چنانچہ نقلی موتی اور مالا کے دانے بھی اب تیار ہونے لگے ہیں۔ نیز شیشہ کی چادریں۔

ملتان ۲۷ اپریل۔ آج پنجاب بھر میں سب سے زیادہ گرمی یہاں پڑی۔ درجہ حرارت ۱۱۶ تھا لاہور میں ۱۱۴ اور دہلی میں ۱۱۲ تھا۔

الہ آباد ۲۷ اپریل ماڈریٹ لیڈروں کی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس آج یہاں سر سپرو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں وزیر ہند کے بیان پر بحث کی گئی فیصلہ کیا گیا۔ کہ وزیر ہند کے سوالات کا پورا پورا جواب دیا جائے اور سارے ملک میں جلسوں کا انتظام کیا جائے کمیٹی میں مزید نمائندے شامل کئے جائیں۔ نیز کانفرنس کا کھلا اجلاس پونا میں منعقد کیا جائے۔

بمبئی ۲۶ اپریل آج یہاں ہندوستانی ٹکسالی چاندی کا نرخ ۶۲/۱۳/- ہے۔ سونا حاضر ۴۲/۱۳/- کاٹن مارکیٹ میں روئی کا نرخ بند ۲۳۵/۰/- ہے۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ اب کہ تجارتی قوانین کے متعلق شکایات کا ازالہ کر دیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے یہ الٹی میٹم بھی دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر اب بھی ایجی ٹیشن جاری رکھی گئی۔ تو حکومت اسے برداشت نہیں کرے گی حکومت نے ایک آرڈیننس کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ جس کے رو سے روئی کے کارخانوں پر کنٹرول رکھا جائے گا۔ ہر فیکٹری کے لئے لائسنس لینا اور مفصل حساب رکھنا ہوگا۔ اور روئی میں ملاوٹ کی سزا دی جائے گی۔

انقرہ ۲۶ اپریل ترکی ریڈیو کا بیان ہے کہ سٹالن ٹراپ کے ساتھ آج کل یونان کی سرحد پر آ ہوا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ گذشتہ بارہ ماہ کے عرصہ میں جرمنی کے ۵۳۰۰ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔ اور ۷۵۰۰ جرمن ہوا باز ہلاک یا قید ہوئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر رسالہ الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی